پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں

مؤلفہ: حضرت اقدس مولانا پیر محمد نعیم اللہ فاروقی نقشبندی دامت برکاتہم

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

شائع کردہ: خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ دارالعلوم حنفیہ چکوال پاکستان
۰۵۴۳ ۳۱۰۲ ۰۵۱۵۴۰-۲۶۰۲

باہتمام: حضرت اقدس مولانا سلیمان موکلیا مدظلہ العالی (ری یونین) فرانس

فہرستِ مضامین



سب سے اعلیٰ نصیحت جو فرزندِ عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ اور تمام دوستوں کو کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ:

سُنّتِ سنیہ کی تابعداری کریں اور بدعتِ ناپسندیدہ سے اجتناب کریں، اسلام اِس زمانہ میں غریب (یعنی اجنبی اور بے یار و مددگار) ہو گیا ہے اور مسلمان غریب ہوتے جاتے ہیں اور جُوں جُوں زمانہ گذرتا جائے گا اور بھی زیادہ غریب وہ بے کس ہوتے جائیں گے۔ حتیٰ کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے گا اور قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی--- سعادت مند وہ شخص ہے جو اس غربت میں متروکہ سُنّتوں میں سے کسی سُنّت کو زندہ کرے اور مروجہ و معمولہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کو ختم کرے۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ)

(دفتر دوم مکتوب نمبر ۲۳)



تقدیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی - اَمَّابَعد

سُنّت کے معنی طریقہ و عادت کے ہیں، جب ہم سُنّت کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد ہوتا ہے---- آنحضرت ﷺ کا طریقۂ زندگی"----

سُنّت کے اِس جامع مفہوم میں پُورا دین اور دین کے تمام شعبے آ جاتے ہیں- عقائد ہوں یا عبادات، اخلاق ہوں یا معاملات، معاشرت ہو یا سیاست، زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آنحضرت ﷺ نے اُمّت کی عملاً رہنمائی نہ فرمائی ہو-

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے دُنیا و آخرت کی کامیابی رسولِ اکرم ﷺ کے مبارک طریقوں میں رکھ دی ہے- اِس اُمّت کے دورِ اوّل میں مُسلمانوں کی ترقی اور فتوحات کی بنیادی وجہ اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ کی پیروی ہی تھی---- اور موجودہ دور میں مُسلمانوں میں زوال اور انحطاط بھی

کریم ﷺ کے طریقوں سے غفلت کی وجہ سے ہے۔

سب کے سب ہیں سَر بسَر پاکیزہ اسلامی شعار
کیا سیاست، کیا تمدن، کیا متانت، کیا وقار
بختیار اغیار بھی ہیں کر کے اِن کو اختیار
چھوڑ بیٹھا تُو اِنہیں پھر کیوں نہ ہو دُنیا میں خوار

پُوری اُمت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ملے گا جو حضور ﷺ کو اپنا محبوب نہ سمجھتا ہو--- مگر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ نبیِ اکرم ﷺ کو اپنا محبوب سمجھنے کے باوجود ان کے مبارک طریقۂ زندگی سے ہٹ کر برادری اور علاقے کے رسم و رواج کو فوقیت دی جاتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں جو عمومی چلن چل رہا ہے اس کے بارے میں پوچھا جائے تو

کوئی کہتا ہے کہ، یہ ہمارے والدین کا طریقہ ہے
کوئی کہتا ہے کہ، یہ ہماری برادری کا طریقہ ہے
کوئی کہتا ہے کہ، یہ ہمارے محلے کا طریقہ ہے

کوئی کہتا ہے کہ، یہ ہمارے شہر کا طریقہ ہے

کوئی کہتا ہے کہ، یہ ہمارے صوبے کا طریقہ ہے

کوئی کہتا ہے کہ یہ ہمارے ملک کا طریقہ ہے

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ

"یہ ہمارے رسُول ﷺ کا طریقہ ہے۔"

----فیصلہ کریں کہ کونسا طریقہ عُمدہ ہے؟---- آپ یقیناً یہ کہیں گے کہ "رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہی بہترین طریقہ زندگی ہے۔"

تو آیئے اس حقیقت کو عملی جامہ پہنائیں اور نبی اکرم ﷺ کی مبارک سُنتوں پر عمل کر کے نہ صرف یہ کہ ہر سُنت کی ادائیگی پر "سَو شہیدوں" کا ثواب حاصل کریں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ "محبوبیتِ خداوندی" اور "معیتِ نبوی ﷺ" کا انعام بھی حاصل کریں۔

ذیل میں روزمرہ زندگی سے متعلق آنحضرت ﷺ کی سُنتیں اور ضروری آداب پیش کیے جا رہے ہیں۔

روزانہ کم از کم ایک سُنت کو یاد کر کے عمل کرنا شروع کر دیا

جائے تو ہفتہ بھر میں سات سُنّتیں نہ صرف یہ کہ یاد ہو جائیں گی بلکہ عمل میں بھی آ جائیں گی۔

راقم الحروف نے طریقۂ مسنونہ کو مختصر اور آسان انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ یاد کرنے میں آسانی رہے۔ تفصیل کے لیے بڑی کتابوں سے رجوع فرمائیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو طریقۂ مسنونہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) تاکہ بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کرنے کی صورت بن جائے کہ

ترے محبوب کی یا رب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تُو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

طالبِ دُعا

محمد نعیم اللہ فاروقی نقشبندی کان اللہ لہ

خطیب جامع مسجد زینب بند روڈ لاہور ۲۵

فون: ۰۳۶۵:۴-۴۲-۹۲ فیکس: ۷۵۷۱۰۲۵-۴۲-۹۲

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنّتیں

سو کر اُٹھنے کی سُنّتیں

۱- صبح جب آنکھ کھلے تو تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں اور کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری، ابو داؤد، نسائی) ---- سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور (ہم نے) اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

۲- بیدار ہوتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملیں تاکہ نیند کا خُمار دور ہو جائے۔ (شمائلِ ترمذی)

۳- جب بھی سو کر اُٹھیں تو مسواک کر لیں۔ (مسند احمد، ابو داؤد)

ف- وُضو میں دوبارہ مسواک کی جائے گی، سو کر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا الگ سُنّت ہے۔

۴- پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اوّل دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں----- قمیض پہنیں تو پہلے دائیں آستین میں ہاتھ ڈالیں پھر بائیں آستین میں---- اِسی طرح صدری---- ایسے ہی جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں---- اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے---- بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

۵- برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولیں۔

بیتُ الخلاء کی سُنّتیں

۱- استنجے کے لیے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے ہی سے بیتُ الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے۔

نوٹ: فلش سسٹم بیت الخلاء میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقت ہوتی ہے لہذا مفتی صاحبان نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

۲- حضور ﷺ سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء جاتے تھے۔

(زاد المعاد)

۳- بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ- (مشکوٰۃ) اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

ف- اس دعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے---

خبث کے ب پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔ (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۳۶۱)

۴- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم اندر رکھیں اور قدمچے پر دایاں پاؤں رکھیں اور اترنے میں بایاں پاؤں قدمچے سے نیچے رکھیں۔ (زاد المعاد)

۵- جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۶- بیتُ الخلاء سے نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں۔ غُفْرَانَکَ--- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ- (مشکوٰۃ)--- اے اللہ تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں--- سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت دی۔

۷- انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور ﷺ کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اُتار کر بیت الخلاء سے باہر ہی چھوڑ دیں فراغت کے بعد باہر آ کر پھر پہن لیں--- تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اُس کو پہن کر جانا جائز ہے۔ (نسائی)

۸- رفعِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اس طرف کو پیٹھ کریں۔ (ترمذی)

۹- رفعِ حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ کا ذکر زبان سے نہ کریں۔ (مشکوٰۃ) البتہ ذکرِ قلبی کا دھیان رکھ سکتے ہیں۔

۱۰- پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضوِ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱- پیشاب، پاخانے کے چھینٹوں سے بچیں کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۱۲- جس جگہ بیت الخلاء نہ ہو وہاں ایسی آڑ کی جگہ میں رفعِ حاجت کرنا چاہیے جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (سنن ابوداؤد)

۱۳- پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اُڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (ترمذی)

۱۴- پیشاب کرنے کے بعد استنجاء سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

۱۵- بیٹھ کر پیشاب کریں۔ کھڑے ہو کر نہ کریں۔ (ترمذی)

وُضو کے فرائض

وُضو میں فقط چار چیزیں فرض ہیں۔

۱۔ ایک مرتبہ سارا منہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا۔

۲۔ ایک ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

۳۔ ایک بار چوتھائی سَر کا مسح کرنا۔

۴۔ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

اِن میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ گئی یا کوئی جگہ بال برابر خُشک رہ گئی تو وُضو نہیں ہوگا۔

وُضو کی سُنّتیں

وُضو میں ۱۳ سُنّتیں اور پانچ مستحبات ہیں ان کو ادا کرنے سے کامِل طریقے سے وُضو ہو جائے گا۔

۱۔ وُضو کی نیت کرنا، مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لیے وُضو کرتا ہوں۔

۲- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضو کرنا، بعض روایات میں وضو کی بِسْمِ اللّٰہِ اس طرح آتی ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ---- شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ عظمتوں والا ہے۔ اللہ کی تعریف ہے کہ میں دینِ اسلام پر ہوں۔

۳- دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔

۴- مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو ملنا۔

۵- تین بار کُلّی کرنا۔

۶- تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

۷- تین بار ہی ناک چھنکنا۔

۸- ہر عُضو کو تین تین بار دھونا۔

۹- چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔

۱۰- ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت اُنگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۱- ایک بار تمام سَر کا مسح کرنا۔

۱۲- سَر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۳- اعضاءِ وُضو کو مَل مَل کر دھونا۔

۱۴- پے در پے وُضو کرنا۔

۱۵- ترتیب وار وُضو کرنا۔

۱۶- داہنی طرف سے پہلے دھونا۔

۱۷- وُضو کے بعد گوشۂ نگاہ آسمان کی طرف متوجہ کر کے کلمۂ شہادت
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ - اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے۔ (حصن)

فائدہ: اِس دُعا کے متعلق مُلّا علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وُضو میں ظاہری طہارت ہے اِس دُعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اختیاری تھی وہ ہم کر چکے اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے

فائدہ: وُضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لیئے جنّت کے

آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

۱۸- وُضو سُنّت کے موافق گھر پر کرنا چاہیئے۔

وُضو کرنے کا مسنون طریقہ

وُضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے، کسی اُونچی جگہ بیٹھیں تاکہ چھینٹیں اُڑ کر اُوپر نہ پڑیں۔ بِسْمِ اللّٰہ کہتے ہوئے تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھوئیں--- پھر تین دفعہ کُلّی کریں اور مسواک کریں، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانت صاف کریں--- پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں--- پھر تین دفعہ اس طرح منہ دھوئیں کہ سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے--- پھر تین بار دایاں ہاتھ کُہنی سمیت دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ کُہنی سمیت تین مرتبہ دھوئیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دُوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں---

انگوٹھی، چھلا (عورت نے چوڑی) پہن رکھے ہوں تو ہلالیں تاکہ کہیں سے سوکھا نہ رہ جائے---- اب ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کریں، پھر کان کے اندر کی طرف کا انگشت شہادت سے اور کان کے اُوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کریں، پھر انگلیوں کی پُشت کی طرف سے گردن کا مسح کریں---- لیکن گلے کا مسح نہ کیا جائے کہ یہ ممنوع ہے---- کان کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے---- اب تین بار دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئیں پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئیں---- اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پاؤں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کریں کہ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم ہو۔

یہ وُضو ہو گیا۔ اب آسمان کی طرف گوشۂ نگاہ متوجہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھیں---- یاد رہے کہ کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے آسمان کی طرف انگلی اٹھانا ثابت نہیں ہے اور نہ ہی عین سر کے اوپر والے آسمانی حصہ کی طرف دیکھنا ضروری ہے---- اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو

رکعت تحیۃُ الوُضو پڑھیں حدیث میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

غُسل کے فرائض

غُسل کے تین فرض ہیں۔

۱- کُلّی کرنا (اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کیا جائے)

۲- ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔

۳- تمام بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔

غُسل کی سُنتیں

۱- دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۲- استنجا کرنا اور جس جگہ نجاست لگی ہو اُسے دھونا۔

۳- ناپاکی دُور کرنے کی نیّت کرنا۔

۴- پہلے وُضو کر لینا۔

۵- تمام بدَن پر تین بار پانی بہانا۔

غُسل کرنے کا مسنُون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ پُہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیے، پھر بدن پر کسی

جگہ پر منی یا اور کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو تین مرتبہ پاک کیجیئے پھر چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کیجیئے (خواہ ضرورت نہ ہو۔) اس کے بعد مسنون طریقے پر وُضو کیجئے۔ اگر نہانے کا پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پاؤں کو نہ دھوئیے یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئیے۔ ورنہ اس وقت بھی دھو ڈالنا جائز ہے۔ اب پہلے سر پر پانی ڈالیئے پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اتنا پانی ڈالیئے کہ سَر سے پاؤں تک پہنچ جائے)، بدن کو ہاتھوں سے مَلئے--- یہ ایک دفعہ ہوا--- پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالیئے، پہلے سَر پر، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن سوکھا رہنے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مَل کر پانی بہانے کی کوشش کیجئے) پھر اسی طرح تیسری بار پانی سر سے پاؤں تک بہائیے۔ (ترمذی)

ف۔ غُسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی، لہذا دونوں میں سے جو بھی صورت آپ اختیار کریں سُنّت ہونے کی نیّت کرلیا کیجئے۔ (مشکوٰۃ)

اسی غسل سے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ نیا وُضو کرنے کی ضرورت نہیں اگرچہ ننگے ہو کر وُضو کیا ہو۔ (ترمذی)

اگر غسل کرنے کے بعد وُضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وُضو کرنا ہوگا۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی کے ناخن پر آٹا لگ کر سُوکھ گیا ہو یا ناخُن پالش لگی ہوئی ہو تو اس کی تہہ کے نیچے پانی نہیں پہنچتا جس کی وجہ سے وُضو اور غسل بھی نہیں ہوتا۔۔۔اس ضمن میں عموماً بہت زیادہ غفلت پائی جاتی ہے۔

مسواک کی سُنتیں

۱۔ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے جو بغیر مسواک پڑھی جائے ستّر درجے افضل ہے۔ (حدیث)

۲۔ ہر وُضو کرتے وقت مسواک کرنا سُنّت ہے۔ (الترغیب و الترہیب)

۳۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ (بحر الرائق)

گھر میں آنے جانے کی سُنتیں

۱۔ گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لیئے یہ نکلکر یہ دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)---- "میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسا کیا اور گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے--- حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر یہ دُعا پڑھ لیتا ہے تو شیطان اُس کو بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے

۲- اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا، یہ صرف مسجد کے لیئے ہے۔

۳- مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی آئیں گھر میں آنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (ابوداؤد)۔

"اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسا کیا۔

۴- جب بازار میں داخل ہوں تو درج ذیل کلمات پڑھیں۔ حدیث میں

آیا ہے کہ ان کلمات کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے، دس لاکھ درجے بلند فرمائیں گے اور اُس کے لیئے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ (مشکوٰۃ) ---- "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی، اُس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی سُنّتیں

۱- بائیں پاؤں سے جوتا اُتارنا۔

۲- دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرنا۔

۳- بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

۴- درود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

۵۔ دُعا پڑھنا۔۔۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔۔۔۔ "اے اللہ میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"

۶۔ اعتکاف کی نیّت کرنا۔

آدابِ مسجد

جب بھی مسجد میں جائیں اِن آداب کا خیال رکھیں۔

۱۔ بہتر ہے کہ مسجد میں جا کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

نوٹ: صبح صادق سے طلوعِ آفتاب کے پندرہ بیس منٹ بعد تک نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لیے اس وقت تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد بھی نہ پڑھیں۔۔۔ البتہ قضا نماز، سجدہ تلاوت اور نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔۔۔ یاد رہے کہ طلوعِ آفتاب، زوال اور غروبِ آفتاب کے وقت ہر قسم کی نماز پڑھنا منع ہے اور سجدہ کرنا حرام ہے۔ ذکر و تلاوت کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

۲- اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۳- مسجد میں شور و غل نہ کریں۔

۴- کوئی بدبو دار چیز مثلاً تمباکو، لہسن، پیاز (کچا) اور مولی وغیرہ کھا کر مت جائیں۔

۵- بلاضرورتِ شدیدہ دُنیاوی باتیں نہ کریں۔ نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

۶- مسجد میں کسی قسم کی خرید و فروخت نہ کریں۔

۷- جو لوگ پہلے مسجد میں بیٹھے ذکر و تلاوت میں مشغول ہوں اُن کو سلام کر کے اپنی طرف متوجہ نہیں کرنا چاہیئے، البتہ ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو اُس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۸- مسجد میں سُنّتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو ایسی جگہ پڑھیں جہاں سامنے سے لوگوں کے گزرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اُن کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو گزرنا مشکل ہو جاتا ہے ورنہ لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ لوگوں کو ایذا پہنچانا درست نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں اس نمازی کے سامنے سے گزر گیا تو اس گزرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہو گا۔

۹- جماعت کھڑی ہو تو پہلے اگلی صفوں کو پُر کریں اور دائیں بائیں صف متوازن ہونی چاہیے۔ اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں۔

۱۰- لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو ذکر و تلاوت آہستہ آواز سے کریں۔

۱۱- نہ قبلہ رُو تھوکیں اور نہ ہی پیر پھیلائیں۔

۱۲- باہر گُم ہو جانے والی چیز کو مسجد میں تلاش نہ کریں اور نہ اعلان

کریں۔

نماز کے فرائض

نمازمیں تیرہ فرائض ہیں باہر کے سات ہیں جن کو شرائطِ نماز بھی کہتے ہیں اور اندر کے چھ ہیں۔

۱- بدن کا پاک ہونا۔

۲- کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳- جگہ کا پاک ہونا۔

۴- ستر کا چھپانا۔

۵- نماز کا وقت ہونا۔

۶- قبلہ کی طرف مُنہ ہونا۔

۷- نیّت کرنا۔

۱- تکبیر تحریمہ کہنا۔

۲- قیام (کھڑا ہونا)

۳- قرأت۔

۴- رُکوع کرنا۔

۵- دونوں سجدے۔

۶- آخری قعدہ کرنا۔

نماز کے واجبات

نماز میں چودہ واجبات ہیں۔

۱- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیئے مقرر کرنا۔

۲- ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۳- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سُنت یا نفل نماز کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

۴- سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۵- قرأت اور رُکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم کرنا۔

۶- قومہ کرنا (رُکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا)

۷- جلسہ کرنا (دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا)

۸- تعدیلِ ارکان (رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

۹- قعدۂ اولیٰ (تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بقدرِ تشہد بیٹھنا۔

۱۰- دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

۱۱- امام کو فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں جہر (آواز) سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

۱۲- لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

۱۳- نمازِ وتر میں قنوت کے لیئے تکبیر کہنا اور دُعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴- دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی ۵۱ سُنّتیں

قیام میں گیارہ سُنّتیں ہیں

۱- تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سَر کو پست نہ کرنا۔

۲- دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار اُنگلی کا فاصلہ رکھنا اور پاؤں کی

انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔

۳- مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔

۴- تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

۵- ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۶- اُنگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔

۷- دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر رکھنا۔

۸- چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

۹- درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔

۱۰- ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

۱۱- ثناء پڑھنا۔

قرأت کی سات سُنّتیں

۱- تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہ پڑھنا۔

۲- تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔

۳- چپکے سے آمین کہنا۔

۴- فجر اور ظہر میں طوالِ مفصّل یعنی سُورۂ حُجُرَات سے سورہ بُرُوّج تک، عصر و عشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی سُورۂ بُرُوْج سے سُوْرۂ لَمْ یَکُنْ تک اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی سُوْرَۃُ لَمْ یَکُنْ سے سُوْرَۂ نَاس تک کی سورتیں پڑھنا۔

۵- فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

۶- نہ زیادہ جلدی پڑھنا اور نہ زیادہ ٹھہر کر، بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

۷- فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سُوْرۂ فَاتِحَہ کا پڑھنا۔

رُکوع کی آٹھ سُنّتیں

۱- رُکوع کی تکبیر کہنا۔

۲- رُکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳- گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

۴- پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

۵- پیٹھ کو بچھا دینا۔

۶- سَر اور سُرین کو برابر رکھنا۔

۷- رُکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا۔

۸- رُکوع سے اُٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد---- اور منفرد کو دونوں کہنا۔

سجدہ کی ۱۲ سُنّتیں

۱- سجدہ کی تکبیر کہنا۔

۲- سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳- پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴- پھر ناک رکھنا۔

۵- پھر پیشانی رکھنا۔

۶- دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔

۷- سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

۸- پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

۹- کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

۱۰- سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

۱۱- سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔

۱۲- سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اُٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدہ کی ۱۳ سنتیں

۱- دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پاؤں کی اُنگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۲- دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

۳- تشہد میں اَشْہَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰہ پر جُھکا دینا۔

۴- قعدۂ اخیر میں دُرود شریف کا پڑھنا۔

۵- دُرود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو قرآن اور حدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔

۶- دونوں طرف سلام پھیرنا۔

۷- سلام کی ابتدا دائیں طرف سے کرنا۔

۸- امام کو مُقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔

۹- مُقتدی کو امام، فرشتوں، صالح جنات اور دائیں بائیں کے مُقتدیوں کی نیت کرنا۔

۱۰- مُنفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۱۱- مُقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سَلام پھیرنا۔

۱۲- دوسرے سَلام کی آواز کو پہلے سَلام کی آواز سے پَست کرنا۔

۱۳- مَسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

فائدہ: رُکوع میں ہاتھ کی اُنگلیاں پھیلی ہوئی ہوں اور سجدہ میں یہ اُنگلیاں ملی ہوئی ہوں۔ (ماخوذ از نور الایضاح)

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

۱- تکبیرِ تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اُٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔

۲- سینے پر ہاتھ باندھے اور صرف دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی

پشت پر رکھ دے اور دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے خُوب ملائے رہے اور دونوں پاؤں کے ٹخنوں کو بالکل مِلا دے۔

۳- سجدہ میں عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ داہنی طرف کو نکال دیں اور خُوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کریں کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے مِلا دیں اور دونوں بازوؤں کو زمین پر رکھ دیں۔

۴- جب قعدہ میں بیٹھے تو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھ دے اور اُنگلیاں خوب ملا کر رکھے۔

نماز کے وہ آداب جو سب کے لیئے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ پر، رُکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور سَلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے---- اور جمائی آئے تو خُوب طاقت سے روکے اور اگر نہ رُکے تو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت سے روکے---- اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی روکنے کی کوشش کرے اور ضبط کرے---- سِرّی نماز میں اِتنی آواز سے پڑھے کہ خود سُن سکے۔

سلام پھیر کر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے پھر تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے---- آخری بار ذرا کھینچ کر پڑھے۔

ہر فرض نماز کے بعد یہ دُعائیں پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ (فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)---- "اے اللہ تُو سلامت رہنے والا ہے۔ تُجھ ہی سے سلامتی مِل سکتی ہے۔ تُو برکتوں والا ہے اے بزرگی والے اور عظمتوں والے۔

نوٹ: مُلّا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸ پر لِکھا ہے کہ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ---- فَلَا اَصْلَ لَھَا بَلْ مُخْتَلَقٌ بَعْضِ الْقُصَّاصِ یعنی اِن جُملوں کا روایات میں ثبوت نہیں مِلتا، بلکہ بعض قصہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

۲- اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ---- "اے اللہ جو تُو دے اس کا روکنے

والا کوئی نہیں اور جو تو روکے اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

۳- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ---- "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی سنتیں

۱- مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔

۲- بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

۳- درود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴- دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ---- "اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۵- پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔

نماز باجماعت

۱- ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ (مسلم)

۲- جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۳- تکبیرِ اُولیٰ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ)

۴- جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو تکبیر سے پہلے صفوں کو سیدھا کریں۔ پھر تکبیر کہی جائے۔۔۔۔ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو صفوں کی درستی کے لیئے مقرر کیا ہوا تھا جب وہ آکر خبر دیتا کہ صفیں ٹھیک ہو گئی ہیں تب وہ تکبیر کہتے تھے۔

۵- صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں، مِل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ کندھے ملے ہوئے ہوں اور ٹخنے ایک دوسرے کی سیدھ میں ہوں۔ (صحاح ستہ) ٹخنے سے ٹخنہ مِلانا ضروری نہیں ہے۔

۶- نماز کو اِس طرح ادا کریں گویا زندگی کی آخری نماز ہے۔ (الترغیب)

۷- جماعت کھڑی ہو گئی ہو تو دوڑ کر نہ جائیں کہ سانس پھول جائے گا بلکہ سُبک رفتار وقار کے ساتھ جائیں۔ (ترمذی)

اِشراق کی نماز

۱- فجر کی نماز سے فارغ ہو کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں---- اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھے رہیں---- اوسط درجہ یہ ہے کہ اس مسجد میں کسی بھی جگہ بیٹھ جائیں---- ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی ضرورت سے مسجد سے باہر جانا پڑ جائے مگر ذکرِ الٰہیٰ میں متواتر مشغول رہیں---- آفتاب طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے---- اِس نماز کو اِشراق کی نماز کہتے ہیں۔

۲- اِشراق کے وقت چار رکعت نفل پڑھے جائیں تو کھال کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (بیہقی)

چاشت کی نماز

۱- جب سُورج کی چمک اور دُھوپ میں تیزی آ جائے (اندازاً ۸ بجے سے ساڑھے دس بجے تک) تو دو رکعت یا چار رکعت یا چھ رکعت یا آٹھ رکعت نفل پڑھیں۔ اس کو "چاشت کی نماز" یا "صلوٰۃ الضحیٰ" کہتے

ہیں۔ (مسلم)

۲- صرف دو رکعت چاشت کی نماز پڑھنے سے آدمی کے بدن میں جو تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سب کا صدقہ ادا ہوجاتا ہے اور تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہوجاتے ہیں۔ (مسلم)

۳- چاشت کی چار رکعت پڑھنے والے کے دن بھر کے بڑے بڑے کام اللہ تعالیٰ باسانی پورے کردیتے ہیں اور اس کے کاموں کی کفالت فرماتے ہیں۔ (احمد)

۴- حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے روزی کی برکت کو تلاش کیا تو چاشت کی نماز میں پایا۔

اَوّابین کی نماز

مغرب کی نماز کے فرضوں اور سُنّتوں کی ادائیگی کے بعد چھ رکعت نفل پڑھنے سے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اس نماز کو صَلوٰۃُ الاَوَّابِین کہتے ہیں۔

صبح شام کی چند سُنّتیں

۱- جب سُورج غُروب ہونے لگے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دیں---- اور اگر باہر ہوں تو اُن کو گھر بُلالیں کہ اس وقت شیطانی لشکر پھیلتا ہے۔

۲- شام کے وقت یہ دُعائیں پڑھنا منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيٰ وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (ابن حبان)

ترجمہ: "اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہونے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہونے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر تیری ہی طرف جانا ہے۔"

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَ نُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدٰهَا ءَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: "ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے ہے جو کہ ربُ العالمین ہے، شام کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ میں تجھ سے اِس رات کی بہتری یعنی اِس رات کی فتح اور مدد اور اِس رات کے نُور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور تُجھ سے پناہ چاہتا ہوں اُن چیزوں کے قہر سے جو اِس رات میں ہیں اور جو اِس کے بعد ہوں گی۔

صبح و شام تین مرتبہ اگر یہ کلمات پڑھیں

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا۔

ترجمہ: "میں راضی ہوں اللہ کو ربّ ماننے پر اور اِسلام کو دین ماننے پر اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر --- تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔" (ترمذی)

صبح و شام تین مرتبہ اگر یہ کلمات پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ---

ترجمہ: "اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے---- تو کوئی شے ضرر نہ پہنچائے گی۔" (مشکوٰۃ)

جب صبح ہو تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰ وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ: "اے اللہ تیری قُدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قُدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قُدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" (ابن حبان)

یا یہ دُعا پڑھیں

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَ هُدٰهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ (حصن)

ترجمہ: "اور سارا ملک اللہ ہی کے لیئے ہے جو ربُّ العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ میں تُجھ سے اِس دن کی بہتری یعنی اِس روز کی فتح اور مدد اور اِس دن کے نُور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو اِس دن میں ہیں اور جو اِس کے بعد ہوں گی۔"

فجر اور مغرب کے بعد سات مرتبہ یہ پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ---- "اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرما۔" (مشکوٰۃ)

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات پڑھا کرو۔ اگر اِس دن یا اِس رات میں مر گئے تو دوزخ سے ضرور خلاصی ہو گی۔

کھانے کی چند سُنتیں!

۱- دستر خوان بچھانا۔

۲- دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

نوٹ: علامہ شامی کے نزدیک کھانے سے قبل کُلّی کرنا سُنّت نہیں ہے۔ شامی جلد ۵ صفحہ ۲۳۹ باب الحظر و الاباحہ میں ہے۔ وھل غسل فمہ لاکل سنۃ کغسل یدہ؟ الجواب: لا۔ لکن یکرہ للجنب---- "کیا اپنے مُنہ کو دھونا مثل ہاتھ دھونے کے سُنّت ہے؟ فرماتے ہیں کہ نہیں مگر حالت جنابت میں بغیر کُلّی کئے کھانا مکروہ ہے۔" لیکن اگر کوئی منہ کی صفائی کے لیئے کُلّی کرنا چاہے تو منع نہیں ہے۔

۳- بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ---- "میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔" ---- پڑھنا

۴- داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵- کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اُس سے کھانا شروع کرانا۔

۶- کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

۷- اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔

۸- ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

۹- کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

۱۰- جُوتا اُتار کر کھانا۔

۱۱- کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سُرین زمین پر ہو--- یا ایک گھٹنہ کھڑا ہو اور دوسرے کو بچھا کر اس پر بیٹھنا--- یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھنا اور آگے کی طرف ذرا جُھک کر بیٹھنا۔

۱۲- کھانے کے بعد برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا۔ پھر برتن اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

۱۳- کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔"

۱۴- پہلے دستر خوان اُٹھانا پھر خود اُٹھنا۔

۱۵- دستر خوان اُٹھانے کی دُعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَ لَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

(مشکوٰۃ)

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کے لیئے ہے ایسی تعریف جو کثیر ہو، پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

۱۶- دونوں ہاتھ دھونا۔

۱۷- کُلّی کرنا۔

۱۸- اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائیں تو یوں پڑھیں، بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ۔ (ترمذی)---- میں نے اِس کے اوّل و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

۱۹- جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دُعا دیں، اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (حصن)

ترجمہ: "اے اللہ جِس نے مجھ کو کھِلایا تُو اُس کو کھلا اور جس نے مجھ کو

پلایا گو اُسے پلا۔"

۲۰- نیز یہ دُعا بھی دیں اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ۔ "نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور روزہ دار تمہارے پاس افطاری کریں۔

۲۱- جب میزبان کے گھر سے چلنے لگیں تو یہ دُعا دیں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْلَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ۔ (مسلم)

ترجمہ: "اے اللہ اِن کے رزق میں برکت دے، اِن کو بخش دے اور اِن پر رحم فرما۔

۲۲- سرکہ استعمال کرنا سُنّت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن سے خالی نہیں سمجھا جا سکتا۔

۲۳- اگر کوئی شخص خالص گندم استعمال کرتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اس میں کچھ "جَو" بھی مِلا لے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہوں تا کہ سُنّت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

۲۴- گوشت کھانا سُنّت ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ دُنیا اور

آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

۲۵- (اپنے مسلمان بھائی کی) دعوت قبول کرنا سُنّت ہے۔ البتہ اگر (غالب آمدنی) سُود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مُبتلا ہو تو اُس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۶- اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سُنّت ہے۔

۲۷- میّت کے رشتہ داروں کو کھانا دینا مسنون ہے۔

۲۸- کھانے کے وقت بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے۔ (شامی) لیکن غم و فکر اور مرض کی بات نہیں کرنی چاہیے۔

۲۹- جب روزہ رکھیں تو یہ پڑھیں وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ---- میں نے رمضان کے آج کے دِن کے روزے کی نیت کی۔

۳۰- جب روزہ افطار کرنے لگیں تو یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ- (ابوداؤد) اے اللہ میں نے تیرے لیئے ہی

روزہ رکھا، اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔

۱۳۱- افطار کے بعد یہ پڑھیں ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ- (ابوداؤد) ---- پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اِنْشَآءَ اللّٰه ثواب ثابت ہو چکا۔

شرح ابوداوٗد بذل المجہود صفحہ ۳۵۰ پر لکھا ہے کہ جب کوئی شخص بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان اپنے بھائیوں سے کہتا ہے کہ اے بھائیو! لَامَبِیْتَ لَکُمْ تمہارے لیے اس گھر کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ شب بسری کے لیئے کوئی اور گھر تلاش کر لو اور جب کھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰه پڑھ لی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے لو اب کھانے پر بھی پابندی لگ گئی یعنی نہ یہاں رہ سکتے ہو اور نہ کھا سکتے ہو، اور اگر بندہ گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰه کہنا بھول جائے تو اس وقت شیطان اپنے بھائیوں سے کہتا ہے اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ تم نے گھر پا لیا رات گزارنے کے لیئے اور اگر بندہ کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰه پڑھنا بھول جائے تو شیطان کہتا ہے اَدْرَکْتُمْ

الْمَبِیْتَ وَ الْعَشَا یعنی قیام کے ساتھ طعام کی بھی اجازت ہے۔

پینے کی سُنتیں

۱- داہنے ہاتھ سے پینے کا برتن پکڑنا۔ (مسلم)

۲- پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

۳- بِسْمِ اللّٰه کہہ کر پینا اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا۔ (بخاری)

۴- تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو مُنہ سے الگ کرنا۔ (ترمذی)

۵- برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

۶- مشک سے مُنہ لگا کر نہ پینا یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اِس میں کوئی سانپ یا بچھو آجائے گا۔

۷- صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِهٖ وَ لَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحاً اُجَاجاً بِذُنُوْبِنَا- (روح المعانی پارہ ۲۸ صفحہ نمبر ۱۳۹)

۸- پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنی طرف والے کو دیں اور پھر اِسی ترتیب سے دَور ختم ہو- اِسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں-

۹- دُودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ- (مشکوٰۃ) "اے اللہ اِس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے-

۱۰- پلانے والا آخر میں پیئے- (ترمذی)

۱۱- آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا--- اور یہ دُعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَّافِعاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ (حصن)---- "اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور فراخی والے رزق اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں-

۱۲- وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا (شمائلِ ترمذی)---- اِس میں بیماریوں سے شفاء ہے، علامہ شامی رَحِمَہُ اللہ نے لکھا ہے کہ میں نے بارہا اپنی بیماریوں میں اِس کا تجربہ کیا ہے اور شفاء پائی ہے-

ناخُن کاٹنے کا طریقہ

دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت (کلمۂ شہادت والی انگلی) سے شروع کریں اور چھنگلی تک---- پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک---- پھر آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹیں---- اور دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھنگلی تک ترتیب وار ناخُن کاٹنا چاہیئے۔ (عالمگیری و شامی)

وساوس کے وقت کی سُنّت

کفر یا گناہ کے وساوس کے وقت یہ پڑھنا سُنّت ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ۔ (مرقاہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

نوٹ: بد نگاہی کے موقع پر اس کا پڑھنا نہایت مجرّب ہے فوراً خوفِ حق محسوس ہوتا ہے اور شیطان بھاگ جاتا ہے۔

لباس کی سُنّتیں

۱- حضور ﷺ کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

۲- قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں پھر بایاں ہاتھ---- اِسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لیے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔

۳- پاجامہ، شلوار یا لُنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور ٹخنوں سے نیچے جس قدر کپڑا لٹکتا ہوگا اتنا حصہ جہنم میں جلائے گا۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ)

۴- کپڑے پہن کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّۃٍ۔ (مشکوٰۃ) "سب تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

۵- جب نیا کپڑا پہنیں تو یہ دُعا کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ۔ (مشکوٰۃ) "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیئے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں

اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اُس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھے اور پُرانے کپڑے صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ کی حفاظت اور اللہ کے چھپانے میں رہے گا۔۔۔۔ یعنی خدا تعالیٰ اُسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا۔

۶۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سُنّت ہے۔ بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا خلافِ سُنّت ہے۔

۷۔ سیاہ عمامہ باندھنا مسنون ہے۔۔۔۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔۔۔۔ شملے کی مقدار ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ بھی ثابت ہے۔

۸۔ کپڑے اُتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہیں اور ابتداء بائیں جانب سے کریں۔ قمیض یا کرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اِسی طرح شلوار، پاجامہ اور جُرابیں اُتارتے وقت

پہلے بایاں پیر باہر نکالیں پھر دایاں۔

۹- جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

۱۰- اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

۱۱- نیا جُوتا پہن کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ-----

اے اللہ میں تجھ سے اِس کی بھلائی کا اور اُس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اِس کی بُرائی اور اُس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیئے یہ بنایا گیا ہے۔

بالوں کی سنتیں

۱- نبی کریم ﷺ کے سَر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک---- دوسری روایت کے مطابق کانوں تک---- ایک اور روایت کے مطابق کانوں کی لو تک تھی۔ اِن کے عِلاوہ کندھوں تک یا کندھوں کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔ (شمائل ترمذی)

۲- یا تو سارے سَر کے بال رکھیں یا سارا سَر منڈوائیں، ایک حِصّہ کے

بال رکھنا اور ایک حصہ کے منڈوانا یا ترشوانا فعلِ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔

۳- داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق حدیث میں
حکم وارد ہے۔ داڑھی (یکمشت سے کم) کتروانے اور منڈوانے کو حرام
فرمایا گیا ہے---- اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔

۴- مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سُنّت ہے۔

۵- زیرِ ناف اور بغل کے بال لینا---- چالیس روز گزر جائیں اور صفائی
نہ کی جائے تو گناہ ہوگا۔

۶- بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنُون ہے لیکن ایک آدھ
دن بیچ میں چھوڑ دینا چاہیئے۔

۷- جب سَر میں تیل ڈالنے کا ارادہ ہو تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل
لے کر پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سَر میں تیل ڈالیں۔

۸- سَر میں تیل ڈالنے کی ابتداء پیشانی کی جانب سے کریں۔

۹- کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔

۱۰- کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ- (حصن)

ترجمہ: "اے اللہ جیسے آپ ؐنے میری صُورت اچھی بنائی ہے میرے اُخلاق کو بھی اچھا کر دیجئے۔"

بیماری، عِلاج اور عیادَت کی سُنّتیں

۱- بیماری میں دوا اور عِلاج کروانا مسنُون ہے۔ علاج کراتا رہے مگر نظر اللہ پر ہی رکھے۔

۲- کلونجی اور شہد کے ساتھ عِلاج کرنا سُنّت ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے ان دونوں کی تعریف میں بہُت سی حدیثیں آئی ہیں۔

۳- عِلاج کے دَوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا۔

۴- اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لیئے جانا سُنّت ہے۔

۵- بیمار پُرسی کر کے جلد لَوٹ آنا سُنّت ہے۔ کہیں آپ کے زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملُول و رنجیدہ نہ ہو جائے یا گھر والوں کے کام

میں خلل نہ پڑے۔

۶- بیمار کی ہر طرح تسلی کرنا مسنون ہے مثلاً اِس سے یہ کہے کہ انشاء اللہ تم جلد اچھے ہو جاؤ گے خدا تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں کوئی ڈر یا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔

۷- بیمار پُرسی، رات میں بھی جائز ہے۔ اِس کو جو لوگ منحوس کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں----- اسی طرح بیماری کی خبر جب ملے تو جب دل چاہے عیادت کر آئے یہ جو خیال ہے کہ تین دن بیماری کے گذر لیں تو عیادت کو جائیں بے اصل بات ہے۔

۸- جب کسی مریض کی عیادت کریں تو اس سے یوں کہیں۔ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ (مشکوٰۃ)---- کچھ حرج نہیں، انشاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کر دے گی۔

پھر اس کی شفایابی کے لیئے سات بار یہ دُعا کریں اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيْكَ۔ (مشکوٰۃ)---- میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمتوں والا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے

شفا دے دے۔

حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اِس کے پڑھنے سے مریض کو شفا ہو گی ہاں اگر اس کی موت ہی آ گئی ہو تو دوسری بات ہے۔

اذان واقامت کی سُنّتیں

۱- اذان واقامت قبلہ رُو کہنا سُنّت ہے۔

۲- اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سُنّت ہے۔

۳- اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت دائیں اور بائیں جانب مُنہ پھیرنا بھی سُنّت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رُخ ہی رہیں۔

۴- جب اذان سُنیں تو تلاوت، ذکر و تسبیح بند کر دیں اور اذان کا جواب دیں یعنی اذان کے کلمات کو دُہرائیں۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو جواب میں لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ

اِلاَّ بِاللّٰہِ کہیں۔ (مشکوٰۃ)

۵- فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہیں۔

۶- اقامت کا جواب بھی آذان کی طرح دیا جائے گا لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَ اَدَامَہَا کہا جائے گا۔

۷- اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔

۸- درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ- "اے اللہ، اِس پُوری پُکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور اُن کو فضیلت عطا فرما اور اُن کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

نوٹ: وَاَمَّا زِیَادَۃُ "وَ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ" اَلْمُشْتَھِرَۃُ علی

الاَلْسِنَۃِ فَقَالَ السَّخَاوِیُ لَمْ اَرَہٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الرِّوَایَات۔ (مرقاۃ جلد نمبر۲ صفحہ ۱۶۳)-- وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ کا لفظ جو مشہور ہے اِس کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔

سفر کی سُنّتیں

۱- جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے---- عورت بغیر محرم سفر نہ کرے۔

۲- سواری کے لیئے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بِسْمِ اللّٰہِ کہیں---- گاڑی وغیرہ کے پائیدان پر قدم رکھیں تو بِسْمِ اللّٰہِ کہیں۔

۳- سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر دُعا پڑھیں۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ---- اللہ پاک ہے جس نے اِس (سواری) کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اللہ کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے

والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے ربّ کی طرف ضرور جانا ہے۔

۴- پھر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَ اَطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَ الْوَلَدِ۔

ترجمہ: "اے اللہ آسان کر دیجئے ہم پر اِس سفر کو اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اِس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیقِ سفر ہیں سفر میں اور خبر گیر ہیں گھر بار میں۔ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آ کر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔"

۵- دورانِ سفر ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سُنّت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کیا جائے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالا جائے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور اُن کو تکلیف ہو۔

۶- سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔

۷- جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو تین بار سُبْحَانَ اللہ کہیں۔

۸- جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو اُسے جب دور سے دیکھ لیں تو تین بار یہ دُعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا---- اے اللہ تو ہمیں اِس میں برکت عطا فرما۔

۹- اور جب اِس شہر میں داخل ہونے لگیں تو یہ دُعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَآ اِلٰی اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔ (طبرانی)

ترجمہ: "یا اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اِس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے ہمیں اِس شہر کے نیک لوگوں کی۔"

۱۰- رسُول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پُوری ہو

جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے۔ باہر سفر میں بلا ضرورت ٹھیرنا اچھا نہیں۔

۱۱- دُور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد لوٹیں تو سُنّت یہ ہے کہ اچانک گھر میں داخل نہ ہوں بلکہ اپنے آنے کی خبر کریں اور کچھ دیر بعد گھر داخل ہوں---- ایسے ہی زیادہ رات گئے اگر دیر سے گھر آئے تو اُسی وقت گھر میں نہ جائیں---- بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائیں البتہ اہلِ خانہ آپ کے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور اُن کو آپ کا انتظار بھی ہو تو اُسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اِن مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہو گی۔

۱۲- سفر میں کُتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے کیونکہ اِن کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۳- سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔

۱۴- جب سفر سے واپس آئیں تو یہ دُعا پڑھیں۔ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ

عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ: "ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔"

۱۵- جب کسی کو رخصت کریں تو یہ دعا دیں اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ۔ (حصن) اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

۱۶- رخصت ہونے والا رخصت کرنے والے کو یہ دعا دے۔ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ۔ (حصن) میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

نکاح کی سنتیں

۱- مسنون نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ، زیادہ تکلفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

۲- نکاح کے لیئے نیک اور صالح مرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا

مسنون ہے۔ مگر اب اس معاملہ میں بہت سی رسوم رائج ہو چکی ہیں جو کہ واجب الترک ہیں۔

۳- جمعہ کے دن، مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا پسندیدہ اور مسنون ہے۔

۴- نکاح کو مشہور کرنا اور نکاح کے بعد چھوہارے یا کھجور لٹانا یا تقسیم کرنا سُنّت ہے۔

۵- حسبِ استطاعت مہر مقرر کرنا سُنّت ہے۔

۶- شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی کے اوپر کے بال آہستگی سے پکڑ کر یہ دعاء کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا جَبِلْتَھَا عَلَیْہِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبِلْتَھَا عَلَیْہِ---- "اے اللہ میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اِس کے اخلاق و عادات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اِس کے شر اور اِس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۷- جب بیوی سے صحبت کا ارادہ ہو تو یہ دعاء پڑھ لیں ورنہ شیطان کا

نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے اور اولاد شیطان کی خصلتوں میں مبتلا ہو گی۔ دُعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ---- "میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اُس سے بھی شیطان کو دُور رکھ۔"

اِس دُعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہو گی اُس کو شیطان ضرر ۔ پہنچا ۔ ئے گا۔

۸۔ صحبت کرتے وقت جب منی نکلے تو دِل ہی دِل میں یہ د ۔ ء کریں اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْباً "اے اللہ جو ولاد تو مجھے دے اُس میں شیطان کا کچھ حصّہ نہ کر۔"

وَلیمَہ

۹۔ شبِ عُروسی گذارنے کے بعد اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سُنّت ہے ولیمہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بہت بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائیں۔ تھوڑا کھانا حسبِ استطاعت تیار کر کے دوستوں عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا، تھوڑا

کھلانا بھی ادائیگیِ سُنّت کے لیئے کافی ہے---- بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دنیا دار لوگوں کو تو بُلایا جائے مگر غریب، مسکین، محتاج اور دین دار لوگوں کو دُھتکار دیا جائے۔ ایسے بُرے ولیمہ سے بچنا چاہیے---- ولیمہ میں ادائیگیِ سُنّت کی نیّت رکھیں---- دیندار، غریب اور محتاج لوگوں کو بلائیں امیروں میں سے بھی جِس کو دِل چاہے بلائیں مگر غریبوں کو دھکے نہ دیں------ جو ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لیئے یا لوگوں کی تعریف کے لیئے کیا جائے اُس کا آخرت میں کچھ فائدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

۱۰- مَردوں کے لیئے ساڑھے چار ماشہ وزن سے کم کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے اور سونے کی انگوٹھی مَردوں کے لیئے بالکل حرام ہے۔ عورتوں کو مہندی استعمال کرنا سُنّت ہے۔

نکاح کی اصلاح طلب رسمیں

وہ رُسومات جِن کا لڑکے والوں سے تعلق ہے اور ان کی اصلاح ضروری ہے

۱- بَری لے جانا۔

۲- زیادہ تعداد میں باراتیوں کو لے جانا۔

۳- مدعو شدہ تعداد سے زیادہ اشخاص لے جانا۔

۴- طے شدہ وقت کی پابندی نہ کرنا۔

۵- لڑکی کے لیئے بھیجے جانے والے کپڑوں کو بطورِ نمائش بھیجنا اور اِس رسم کو ضروری سمجھنا۔

۶- سہرا بندی۔

۷- نامحرم اشخاص کا ایجاب کے لیئے جانا اور اپنا حق سمجھنا۔

۸- نامحرم اشخاص کا لڑکی کا مُنہ دیکھنا اور دِکھانا۔

۹- رُخصتی کے وقت عموماً دُلہا اور اُس کے رشتہ دار اور احباب لڑکی والوں کے گھر سلامی کے لیئے جاتے ہیں۔ دونوں طرف کی عورتیں بھی اکٹھی ہوتی ہیں۔ نامحرم سے پردے کا اہتمام بھی نہیں ہوتا جو گناہ کی بات ہے۔

۱۰- ناچ گانا یا باجا ہونا۔

۱۱- نیوتہ (نیوندرا) وصول کرنا۔

۱۲- وڈیو فلم بنوانا، اِس میں بہت سی خرابیاں ہیں۔

۱۳- مَہر کے معاملہ کو پہلے سے طے نہیں کرتے اور اس کو عیب سمجھتے ہیں اور عین نکاح کے وقت تکرار اور جھگڑا کرتے ہیں۔ یہ درُست نہیں۔

۱۴- حق مَہر کو قابلِ اہتمام نہیں سمجھا جاتا اس کی ادائیگی میں غفلت کی جاتی ہے جو صحیح نہیں ہے۔

۱۵- لڑکی والوں سے اپنے ملازمین وغیرہ کا انعام طلب کرنا۔

۱۶- ایسے معاملات قصداً کرنا جس سے لڑکی والوں کی سُبکی ہو یا اُن کو پریشانی ہو بُرا ہے۔

۱۷- دعوتِ ولیمہ ریا و تفاخر کے طور پر کرنا۔

۱۸- کھڑے ہو کر کھانا کھلانے کا انتظام کرنا۔

۱۹- تقریب کی وجہ سے فرائض و واجباتِ شرعیہ میں سُستی یا لاپروائی برتنا۔

وہ رُسومات جن کا تعلق لڑکی والوں سے ہے اور ان کی اصلاح ضروری ہے۔

۱- بَری کا مطالبہ کرنا۔

۲- لڑکے کے لیئے بھیجے جانے والے کپڑوں کو ظاہر کر کے بھیجنا اور اِس اظہار کو پسند کرنا اور ضروری سمجھنا۔

۳- جہیز کے سامان کو تفصیلاً دِکھانا یا اظہار کرنا۔

۴- بعد نکاح دُلہا کو دُودھ پلانا۔

۵- دُولہا کی جوتی وغیرہ چُھپانا۔

۶- دُولہا کے سامنے نامحرم عورتوں کا آنا۔

۷- لڑکے والوں سے اپنے ملازمین کا انعام بعنوان حق الخدمت وصول کرنا۔

۸- دُولہا سے لاگ وصول کرنا۔

۹- بشکلِ سَلامی نیوتہ وصول کرنا اور اِسے ضروری سمجھنا۔

۱۰- سَلامی کی رقم کو ظاہر کر کے دینا۔

۱۱- لڑکے کی گنجائش سے زیادہ حق مہر مقرر کرنا۔

۱۲- گانا باجا وغیرہ۔

۱۳- دعوتِ طعام پر زیادہ لوگوں کو اکٹھا کرنا۔

۱۴- تقریب کی وجہ سے فرائض و واجباتِ شرعیہ میں سُستی و لاپروائی کرنا۔

رازداری کی سُنّتیں

۱- بیوی کے ساتھ کھیل مذاق کرنا۔ (ترمذی)

۲- بیوی کے ساتھ مجامعت کرنا۔ (مسلم، ابن ماجہ)

۳- اگر ایک بار مجامعت کے بعد دوبارہ مجامعت کی ضرورت ہو تو بہتر ہے کہ پہلے غسل کر لے ورنہ وُضو بھی کافی ہے اور کم از کم استنجا کر لینا تو بڑی نفاست کی بات ہے۔ (جمع الفوائد)

۴- ہر مرتبہ غسل کرنا افضل ہے اور آخر میں ایک غسل بھی ٹھیک ہے۔ (مشکوٰۃ)

۵- فراغت پر غسل کرنا تو دونوں پر فرض ہو ہی جاتا ہے البتہ اُسی وقت غسل کرنا افضل ہے۔ (بخاری)

۶- اگر غسل کو جی نہ چاہے تو وُضو کر کے سونا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

۷- یہ بھی نہ ہو سکے تو استنجا کر کے سونا چاہیئے۔

۸- اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تیمم کر کے سونا بھی حدیث میں آیا ہے اگر ویسے ہی سو جائیں تو ایسا بھی ثابت ہے۔

نوٹ: شریعت میں تنگی نہیں ہے مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احکام میں بہت آسانی فرمائی ہے۔

تنبیہ: اُوپر جو ترتیب بیان کی گئی ہے وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے ہے۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کرنے میں دیر نہیں لگانی چاہیئے۔

۹- ایسی حالت میں جبکہ غسل فرض ہو گیا ہو کھانا پینا (جیسے رمضان المبارک میں سحری کے وقت) درُست ہے۔ ہاتھ دھو کر کُلّی کر کے کھانا پینا چاہیئے۔

۱۰- جب بیوی کو ماہواری کا خون آ رہا ہو تو اُس سے صُحبت کرنا حرام ہے---- پاس بیٹھنا اکٹھے سونا وغیرہ جائز ہے---- ناف سے گھٹنوں تک بدن کے اندر ہاتھ نہ ڈالنا چاہیے---- اگر ناف سے گھٹنوں تک کپڑا بندھوا دیا جائے تو کپڑے کے اُوپر سے اور باقی تمام بدن

سے نفع اُٹھانا جائز ہے خواہ باقی بدن ننگا ہی ہو۔

۱۱۔ جماعت کرتے وقت یا مکمل فرض ہو جانے کے بعد غسل کرنے سے پہلے مرد اور عورت کو جو پسینہ آیا ہے وہ پاک ہے۔ وہ پسینہ کپڑوں کو لگنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ اِن کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے۔ البتہ منی ناپاک ہے اِس کو دھو دینا چاہیئے (موطا)

۱۲۔ جن کپڑوں سے جماعت کی ہے وہ کپڑے پاک ہی رہتے ہیں صرف اتنی جگہ ناپاک ہوتی ہے جتنی جگہ منی لگی ہے۔ اتنی جگہ کو پاک کر کے ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے اگرچہ وہ کپڑا دھونے کے بعد گیلا ہی ہو۔ (ابوداؤد)

۱۳۔ زیرِ ناف اور بغل کے بال اُتارنا۔

مسئلہ: چالیس روز گزر جائیں اور اِن بالوں کو صاف نہ کیا جائے تو گناہ ہو گا۔

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سُنّتیں

۱۔ جب بچہ پیدا ہو تو اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں

تکبیر کہنا۔ (مسند ابویعلی)

۲- جب بچہ سات روز کا ہو جائے تو اُس کا اچھا سا نام رکھنا۔ (ابوداؤد)

۳- ساتویں روز عقیقہ کرنا (ابوداؤد) اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کرسکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز عقیقہ کردے۔ اس کے بعد عقیقہ کرنے میں وہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی البتہ اِس وقت لوگوں کو کھانا کھلانے یا گوشت دینے کا ثواب تو مِل ہی جائے گا۔

۴- بچے کا سَر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔ (ترمذی، جمع الفوائد)

۵- سر مونڈنے کے بعد بچے کے سَر میں زعفران لگا دینا۔ (ابوداؤد)

۶- لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقے کے لیئے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۷- عقیقہ کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کیا جاسکتا ہے (ردالمختار، ج: ۵ ص: ۱۲۸)

۸- عقیقہ کا گوشت امیر غریب سب ہی کھاسکتے ہیں۔

۹- کسی بزرگ سے چھوہارہ چبوا کر بچے کے مُنہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دُعا

کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۰- جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز اور دیگر دین کی باتیں سِکھانا۔

۱۱- جب بچہ دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا۔

تنبیہ: آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر خود بخود صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہو گی۔ اِس لیئے ابتدا سے ہی اخلاقِ حسنہ سے اولاد کو مزیّن کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

مہمان نوازی کی سنتیں

۱- گھر آئے مہمان کی عزت کرنا اور خندہ پیشانی سے اسے ملنا (مشکوٰۃ)

۲- مہمان کے ٹھیرانے کا انتظام کرنا۔

۳- اُس کی راحت کا خیال رکھنا۔ پیشاب پاخانہ کی جگہ دکھا دینا چاہیئے

تاکہ اچانک ضرورت ہونے پر اس کو تکلیف نہ ہو۔

۴- مہمان کے آتے ہی جو کچھ کھانے پینے کی چیز میسّر ہو اور جلدی مہیا ہو سکے وہ لاکر رکھ دیا جائے پھر اگر صاحبِ وسعت ہے تو مزید مہمانی انتظام کرے۔

۵- مہمان کے لیئے بہُت زیادہ تکلفات میں نہیں پڑنا چاہیے آسانی سے جو اچھی چیز میسّر ہو جائے وہ مہمان کی خدمت میں پیش کر دینی چاہیئے۔

۶- مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر فارغ نہ ہو جائیں بلکہ خیال رکھیں کہ مہمان کھا بھی رہا ہے یا نہیں۔ اگر محسوس ہو کہ مہمان تکلف سے کام لے رہا ہے تو بے تکلفی پیدا کرنے کے لیے اسے کھانا ڈال کر دیں، یا اس کی طرف چیز کو بڑھادیں۔

۷- دَستر خوان پر سالن کی ضرورت ہو تو کسی کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھائیں، دوسرے برتن میں لے آئیں۔ (آداب المعاشرت)

۸- اگر کسی شخص نے آپ کی مہمان نوازی جان بوجھ کر نہ کی ہو اور وہ آپ کے ہاں آجائے تو اُس کی مہمان نوازی میں کوتاہی نہ کریں (ترمذی)

۹- مہمان کو رخصت کرتے وقت دروازے تک اس کو پہنچائیں (ابن ماجہ)

کسی کے ہاں مہمان بن کر جانے کی سنتیں

۱- کسی کے ہاں جانے سے قبل اسے اپنے آنے کی اطلاع کر دیں تو اچھا ہے۔

۲- کسی کے ہاں ایسے وقت مت جائیں جس میں وہ خلوت (تنہائی) یا اپنے کسی خاص کام میں مشغول اختیار کرتا ہے۔ اگر اتفاقاً ایسے وقت میں پہنچ گئے کہ میزبان خلوت میں ہے یا مشغول ہے تو اس کی فرصت کا انتظار کریں۔

۳- کسی کے ہاں جائیں تو اس کو اپنے آنے کی اطلاع کرا دیں۔

۴- نئی جگہ جائیں تو اپنا ضروری تعارف کرا دیں۔

۵- اگر کسی کے ہاں مہمان جائیں اور آپ نے کھانا نہیں کھانا خواہ اس وجہ سے کہ کھا چکے ہیں یا روزہ ہو یا کسی اور وجہ سے کھانے کا ارادہ نہیں ہے تو میزبان کو اطلاع کر دیں کہ میں اس وقت کھانا نہیں کھاؤں گا کہیں ایسا نہ ہو کہ میزبان انتظام کرے اور عین کھانے کے وقت آپ

یہ اطلاع کریں تو اس کو دُکھ ہو گا۔

۶- اگر کوئی شخص مرچ کم کھانے کا عادی ہو یا پرہیزی کھانا کھاتا ہو تو پہنچتے ہی میزبان کو کہہ دے تاکہ ویسا ہی انتظام ہو جائے۔ یہ بُری بات ہے کہ کھانا دَستر خوان پر آجائے تو نخرے دکھائے جائیں۔

۷- میزبان سے فرمائش نہ کریں۔ بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ چیز تو معمُولی ہوتی ہے مگر گھر والا مہیا نہیں کر سکتا۔ اِس سے اُس کو ناحق شرمندگی ہوتی ہے۔

۸- میزبان کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں انتظامات میں دخل نہ دینا چاہیئے۔

۹- میزبان کے دستر خَوان پر اپنی طرف سے کسی کو کھانے کی دعوت نہ دیں---- (ماخوذ از آداب المعاشرت)

اہلِ خانہ سے برتاؤ کی سُنّتیں

۱- حضور ﷺ گھر والوں کا بہُت خیال رکھتے تھے کہ کسی کو آپ ﷺ سے تکلیف نہ پہنچے۔ اِسی لیئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے،

آہستگی سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھول کر باہر جاتے تھے۔ اِسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

۲- گھر کے کام کاج میں نبی اکرم ﷺ شرکت فرماتے تھے۔

۳- بیوی بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں سنائیں اور خوش طبعی کی باتیں کریں۔ (شمائل ترمذی)

۴- جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا وقت یا اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر اندر داخل ہونا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

۵- گھر میں جو موجود ہو خواہ بیوی ہو یا بچے ہوں سب کو سلام کرنا چاہیئے۔ (ابوداؤد)

۶- سُرمہ دانی رکھیں اور سوتے وقت خُود بھی لگائیں اور بیوی بچوں کے بھی سُرمہ کی تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگوائیں۔ پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں لگائیں۔

پڑوس داری اور مسلمانوں کے حقوق کی سُنّتیں

۱- ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ حقوق ہیں:۔

ا- جب ملے سلام کرو۔

ب- پُکارے تو جواب دو۔

پ- دعوت کرے تو قبول کرو۔

ت- چھینکے تو یَرْحَمُکَ اللہ کہو جب کہ اُس نے اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا ہو۔

ٹ- بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔

ث- فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے کے ہمراہ جاؤ۔

ج- جو اپنے لیئے پسند کرتے ہو وہی اُس کے لیئے پسند کرو۔ (متفق علیہ)

۲- اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملیں اور اُسے بیٹھنے کے لیے جگہ دیں اگرچہ ذرا متحرک ہو کر جگہ دی جائے۔

۳- پڑوسی کے ساتھ احسان کریں، بڑوں کی عزت کریں، چھوٹوں پر شفقت کریں۔

۴- پڑوسی کو اپنی ایذا سے بچائیں، اس سے اچھی بات کہیں ورنہ

خاموش رہیں۔

۵- صِلہ رحمی کریں۔

۶- کوئی عزیز رشتہ دار بَد سلوکی کرے تو اُس کے ساتھ اچھے سُلوک سے پیش آئیں۔

۷- کسی قوم کا آبرودار آدمی ہو تو اُس کے ساتھ عزّت سے پیش آئیں۔

۸- کسی شخص کو فاسق، کافِر، مَلعُون، بے ایمان مت کہیں، اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لَوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اِسی طرح یہ کہنا کہ فلاں پر خُدا کی مار، خُدا کا غضب پڑے یا دوزخ نصیب ہو دُرست نہیں ہے۔

۹- دو رُخی مت کریں کہ جیسوں میں گئے ویسی ہی باتیں بنانے لگے۔

۱۰- چُغلی مَت کریں، سَچ بولیں، جُھوٹ سے بچیں۔

۱۱- غیبت مَت کریں، اِس سے گناہ کے عِلاوہ طرح طرح کے دنیاوی فساد پیدا ہوتے ہیں--- اور غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ

پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُنے تو اس کو ناگوار ہو۔ اگرچہ وہ بات اُس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بڑھ کر بہتان ہوگا۔

۱۲- بحث مباحثہ میں کسی سے مت اُلجھیں۔ جب دیکھیں کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جائیں۔

۱۳- امانت میں خیانت نہ کریں۔ جھوٹا وعدہ مت کریں۔ حتّٰی کہ بچے کے بہلانے کے لیئے بھی جھُوٹ مت کہیں کہ تجھ کو مٹھائی وغیرہ دیں گے اگر کہیں تو دینے کی نیت رکھیں۔

۱۴- کسی کے مُنہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کریں۔ اسی طرح غائبانہ تعریف کرنی ہو تو اُس میں مبالغہ مت کریں کیونکہ حقیقتِ حال تو اللہ تعالٰی کو ہی معلوم ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اس وقت کہنا چاہیئے جب اس کو واقعی اپنے علم میں ویسا ہی سمجھتے ہیں۔

۱۵- نبیِ اکرم ﷺ سب میں مِلے جُلے رہتے تھے۔ یعنی امتیازی شان بنا

کرتے رہتے تھے۔

۱۶- نبی اکرم ﷺ کبھی کبھی مزاح فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ: خوش طبعی اور مزاح میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔۔۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولا جائے ۔۔۔ دوسرے یہ کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

۱۷- نبی اکرم ﷺ کے پاس اگر کوئی غریب آتا یا کوئی بڑھیا آپ سے بات کرنا چاہتی تو آپ ایک طرف کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اس کی بات توجہ سے سنتے تھے۔

۱۸- نبی اکرم ﷺ برتاؤ میں سختی نہیں فرماتے تھے بلکہ نرمی کو پسند فرماتے تھے۔

۱۹- اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جائے تو صلح کرا دیا کریں۔

ماں باپ کی خدمت

۱- ماں باپ کی خدمت کریں اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔

۲- ماں باپ کی اطاعت کریں جب تک کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکم

سے کے خلاف نہ کہیں۔

۳- کسی کے ماں باپ کو بُرا کہنا جس کے جواب میں وہ آپ کے ماں باپ کو بُرا کہے ایسے ہی ہے گویا آپ خود اپنے ماں باپ کو بُرا کہہ رہے ہیں۔

۴- والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کے انتقال کے بعد اُن کے ملنے والوں سے سلوک واحسان کیا جائے۔

۵- خالہ کا حق ماں کے مثل ہے۔

۶- چچا اور بڑے بھائی کا حق باپ کے مثل ہے۔

۷- اگر ماں باپ ناخوش فوت ہو گئے ہوں تو اُن کے لیئے ہمیشہ دُعا و استغفار کرتے رہیں اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اُن کو رضا مند کر دیں گے۔

مَوت اور اُس کے بعد کی سُنّتیں

۱- جب یہ معلوم ہونے لگے کہ مَوت کا وقت قریب ہے تو اُس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ اُس کا مُنہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ (مستدرک حاکم)

۲- جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ---- "اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اونچے والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔"

(بخاری، مسلم، ترمذی)

۳- جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (ترمذی)---- "اے اللہ موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔"

۴- جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق یہ دعا پڑھیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَ اخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا (مسلم)---- "بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔"

۵- روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کریں۔

۶- میت کی جدائی کے غم میں آنسو بہانا جائز ہے۔ (زاد المعاد) لیکن

نوحہ وماتم جائز نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۷- جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لیئے اُٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بِسْمِ اللّٰہ کہے۔ (ابن ابی شیبہ)

۸- نمازِ جنازہ کے بعد دعا مکروہِ تحریمی ہے (محیط باب الجنائز) ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ کے بعد میت کے لیئے دعا نہ کرے کیونکہ یہ نمازِ جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے۔ (مرقات جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

۹- میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سُنّت ہے۔ (سنن ابوداؤد)

۱۰- جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ دُعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۱۱- میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اِس طرح لٹانا چاہیئے کہ پورا سینہ قبلہ کی طرف ہو اور پُشت کو قبر کی دیوار سے لگا دیا جائے آج کل لوگ صرف مُنہ قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بالکل خلافِ سُنّت ہے۔

۱۲- میت کے رشتہ داروں کو کھانا دینا مسنون ہے۔ اِس کھانے کو

تمام برادری یا رشتہ داروں کا کھانا جائز نہیں۔ میت والوں کے کھانے میں جو شریک ہیں ان کے لیے یہ کھانا جائز ہے۔ ناموری اور دکھلاوے کے لیئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ حسبِ توفیق جو موجود ہو دے دیا جائے۔

(جامع ترمذی، ابن ماجہ)

۱۳- قبر کو نہ بہت اونچا کریں، نہ پختہ بنائیں۔ (مدارج النبوت)

۱۴- قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (درمختار، شامی)

۱۵- حضور ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیئے استغفار کرو اور دعا کرو کہ اللہ اسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد، حاکم، بیہقی)

سونے کی سنتیں

۱- نبی کریم ﷺ سے اِن تمام چیزوں پر استراحت فرمانا ثابت ہے۔

(۱) بوریہ۔ (۲) چٹائی۔ (۳) کپڑے کا فرش۔ (۴) زمین۔ (۵) تخت (۶) چار پائی۔ (۷) چمڑا اور کھال۔ (زاد المعاد)

۲- باوضو سونا سنت ہے۔ (ابوداؤد)

۳- جب اپنے بستر پر آئیں تو اُسے کپڑے کے کونے سے تین بار جھاڑیں۔ (صحاح ستہ)

۴- سونے سے پہلے دوسرے کپڑے تبدیل کرنا سُنّت ہے۔ (زاد المعاد)

۵- سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل اُمور انجام دیں۔

(۱) دروازہ بند کریں۔ (۲) برتن ڈھانک دیں اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو برتن کے مُنہ پر (چوڑائی میں) ایک لکڑی ہی رکھ دیں۔ (مسلم شریف)

(۳) گیس ہیٹر بند کردیں کہ اس سے بہت حادثات ہو چکے ہیں۔

نوٹ: مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے جس کھلے ہوئے برتن پر سے گزرتی ہے تو اس میں اس وبا کا کچھ حصّہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔

(فضل مبین ترجمہ حصن حصین)

۶- عشاء کی نماز کے بعد قصّہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیے---- البتہ وعظ و نصیحت کے لیے یا ضروری کی تلاش کے لیے

جاگنے کی اجازت ہے۔

۷۔ سوتے وقت دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سُرمہ لگانا عورت اور مَرد دونوں کے لیئے مسنُون ہے۔

۸۔ جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھیں مثلاً اَلْحَمْدُ شریف، آیَۃَ الْکُرْسِیْ، سُوْرَۃْ مُلْک، (تَبَارَکَ الَّذِیْ) چاروں قُلْ اور دَرُوْد شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکیں تو دو ایک سُورتیں ضرور پڑھ لیں کہ یہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

۹۔ سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کریں یعنی سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۳۴ بار پڑھیں۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

۱۰۔ سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رُو سونا مسنون ہے۔ پیٹ لیٹنا اس طرح سے کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو منع ہے کیونکہ اس طرح شیطان سوتا ہے۔

۱۱- بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھیں بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ- (صحاح ستہ)--

"اے میرے پروردگار میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اِس کو اُٹھاؤں گا اگر تُو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لے (یعنی مجھ موت دے دیوے) تو میرے نفس پر رحم فرمانا اور اگر تُو اِسے زندہ چھوڑ دیوے تو اپنی اُس قدرت کے ذریعہ اِس کی حفاظت فرمانا جِس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

۱۲- پھر یہ دُعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی (بخاری و مسلم) "اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

۱۳- سونے سے پہلے تین بار یہ اِستغفار بھی پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ- (ترمذی)----

"مَیں مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے جِس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور مَیں اُسی کی طرف رُجوع کرتا ہوں۔ "

۱۴- اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- تین بار پڑھ کر بائیں طرف تھتکار
دیں اور کروٹ بدل کر سو جائیں۔

۱۵- اگر کسی کو فرصت میسر ہو تو اتباعِ سُنّت میں دوپہر کو کچھ دیر لیٹ
جانا سُنّت ہے نیند آئے یا نہ آئے۔

۱۶- تہجد کی نماز کے لیئے اُٹھنے کی نیت کرکے سونا۔

جُمعہ کے دن کے نو اعمال جس پر عمل کرنے سے ہر قدم
پر ایک سال کے روزہ اور ایک سال کی نماز کا ثواب ملتا ہے۔

۱- صبح کو اور دِنوں سے کچھ پہلے اُٹھنا۔

۲- غُسل کرنا۔

۳- صاف کپڑے پہننا۔

۴- مسجد جلد جانے کی فکر کرنا۔

۵- مسجد پیدل جانا۔

۶- امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

۷- اگر صفیں پر ہیں تو صفوں کو پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔

۸- اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو و لعب نہ کرنا۔

۹- خطبہ کو غور سے سُننا۔

علاوہ ازیں جمعہ کے دِن جو شخص سورۂ کہف پڑھے گا اُس کے لیئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نُور ظاہر ہو گا جو قیامت کے اندھیرے میں اُس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک کی تمام خطائیں (صغیرہ) معاف ہو جاتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ اِس روز دُرود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ دُرود میرے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔

معاشرت کی چند سُنتیں

۱- سَلام کرنا بہت اہم سُنت ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیئے خواہ اُسے پہچانتا ہو یا نہ

کیونکہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

۲- بخاری اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کیا اس لیئے بچوں کو بھی سلام کرنا سُنّت ہے۔

۳- سلام کرنے کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا جائے "ہاتھوں سے،" یا "سر سے" یا "اُنگلی کے اشارہ سے" سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سُنّت کے خلاف ہے۔

۴- کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا سُنّت ہے۔ عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔

۵- کسی مجلس میں جائیں تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جائیں۔ دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ جانا گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔

۶- اگر کوئی شخص مجلس میں آئے اور جگہ نہ ہو تو پہلے سے بیٹھنے والوں کو چاہیئے کہ ذرا مل کر بیٹھ جائیں اور آنے والے مومن بھائی کے لیئے گنجائش نکال لیں۔

۷- اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دل (شبہات کی وجہ سے) رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہوگا۔

۸- کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیئے۔

۹- جب جمائی آئے تو سُنّت ہے کہ مُنہ بند کر لیں اور اگر مُنہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکیں تو بائیں ہاتھ کی پُشت کو مُنہ پر رکھ لیں اور ہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع ہے۔ اگر نماز کے دَوران ایسے آواز نکل گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۰- اگر کسی کا اچھا نام سُنیں تو اس کو اپنے مقصد کے لیئے نیک فال سمجھنا سُنّت ہے اور اس سے خُوش ہونا بھی سُنّت ہے بدفالی لینے کو منع فرمایا گیا ہے جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہو گا، یا "کوّا" بولا یا "بندر" نظر آگیا یا "اُلّو" بولا تو اس سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل، غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے۔ اِسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا

ہے۔

سُنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اس لیئے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

بُلندی پر چڑھنے اور نیچے اُترنے کی سُنّت

۱- جب بُلندی پر چڑھیں خواہ ایک دو سیڑھی مسجد کی ہو یا اپنے گھر کی ہو تو بُلندی کی طرف دایاں پاؤں بڑھائیں اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں۔

۲- اِسی طرح جب نیچے کو اُتریں تو بایاں پاؤں آگے بڑھائیں اور سُبْحَانَ اللہ کہیں۔ خواہ یہ نشیب معمُولی بھی ہو تو بھی اس سُنّت کا ثواب حاصل کریں۔

صلوٰۃ استخارہ

حضور ﷺ استخارہ کی دُعا اِس طرح سے اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے جِس طرح قرآن پاک کی سُورتوں کو یاد کراتے تھے۔ حضرت انسؓ سے فرمایا کہ اے انسؓ جب تم کو کوئی امر تردّد میں ڈال دے تو تم اپنے رب سے استخارہ کرو اور سات مرتبہ استخارہ کرو پھر دِل میں جو بات غالب آ

جائے اسی میں خیر سمجھو۔ (شامی جلد ۱)

فائدہ: کسی خواب کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں اسی طرح دوسروں سے استخارہ کرانا ثابت نہیں۔ دوسروں سے مشورہ لینا سُنّت ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو مشورہ سے کام کرتا ہے وہ نادِم نہیں ہوتا اور جو استخارہ کر کے کام کرتا ہے وہ نامُراد نہیں ہوتا۔

فائدہ: بعض مشائخ سے منقول ہے کہ رات کو استخارہ کر کے قبلہ رُو باوُضو سو جائیں پھر اگر خواب میں سفید رنگ یا ہرے رنگ کی کوئی چیز نظر آئے تو اُس میں خَیر سمجھیں اور اگر سیاہ رنگ یا سُرخ رنگ کی چیز نظر آئے تو اُس میں شَر سمجھیں۔

فائدہ: اگر نمازِ استخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی امر میں استخارہ کرنا ہے تو صرف دُعائے استخارہ کافی ہے اور اگر استخارہ کی یہ دُعاء یاد نہ ہو تو مختصر یہ دُعاء کر لیں اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَ اخْتَرْلِیْ۔ (شامی جلد ۱)

دُعائے استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ

أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَآ أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَآ أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کریں) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کریں) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ

اِس دُعا کے بعد جو دل میں خیال غالب ہوجائے اُسی میں خیر سمجھیں۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کی مدد سے اور سوال کرتا ہوں آپ کے فضل سے پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں میں نہیں جانتا اور آپ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ہیں۔ اے اللہ اگر یہ بات جو میرے دل میں ہے آپ کے علم میں میرے دین اور معاش اور انجام کار میں خیر ہے

تو اِس کو میرے لیے مقدر کر دیجیئے اور آسان کر دیجیئے اور پھر اِس میں میرے لیئے برکت ڈال دیجیئے---- اور اگر آپ کے عِلم میں اِس کے اندر میرے دین، معاش اور انجامِ کار کے اعتبار سے شر ہے تو اِس کو مُجھ سے دُور کر دیجیئے اور مُجھ کو بھی اِس سے دُور کر دیجیئے اور جہاں خَیر ہو اس کو میرے لیئے مقدر کر دیجیئے اور مجھ کو اس سے راضی کر دیجیئے۔

صلوٰۃِ حاجَت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کسی بندے سے کوئی کام پیش آئے تو وہ وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے پھر ۲ رکعت نماز ادا کرے پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور دُرود شریف پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَ

السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ترمذی، شامی جلد ۱)

اس کے بعد دنیا اور آخرت کی ہر حاجت کا سوال کرے اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں۔

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم اور کریم ہے (اَلْحَلِيْمُ الَّذِيْ لَا يُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَةِ اَلْكَرِيْمُ الَّذِيْ يُعْطِيْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَ مِنَّةٍ ---- "حلیم وہ ذات ہے جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدون استحقاق اور قابلیت عطا کرے۔") پاک ہے اللہ، عرشِ عظیم کا رب ہے ہر قسم کی تعریف اللہ ربُّ العالمین کے لیئے خاص ہے۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا، اور آپ کی مغفرت کے ارادوں کا، اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا، اور ہر برائی سے سلامتی کا، ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیئے مگر بخش دیجئے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھیئے مگر اس کو دُور فرما

دیجئیے، اور ہماری حاجت کو جس سے آپ راضی ہیں اس کو پوری کر دیجئیے۔

فائدہ: ہر دُعا کے اوّل و آخر درُود شریف پڑھ لینا دُعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ علامہ ابواسحاق الشاطبی نے فرمایا دُرود شریف کو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرما لیتے ہیں اور کریم سے یہ بعید ہے کہ بعض دُعا قبول کرے اور بعض کو ردّ کر دے۔

اور علامہ ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ دُعا سے قبل اور بعد درُود شریف پڑھنے والے کی دُعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کی دُعا "درُود" کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دُعا کو ردّ کر دیں یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔ (شامی جلد نمبر ۱)

فائدہ: جب بھی کوئی پریشانی دُنیا و آخرت کی آئے جسمانی مصیبت ہو یا رُوحانی مصیبت یعنی معصیت کے تقاضے پریشان کریں ۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر مذکورہ دُعا پڑھیں اور بار بار ہر روز دِل کی گہرائی سے دُعا کریں۔ غیب سے اسبابِ فلاح پیدا ہوں گے۔۔۔۔

مکتوبِ گرامی

حضرتِ اقدس مولانا سلیمان سوگلیہ نقشبندی مدظلہ العالی (ری یونین)

خلیفۂ مجاز

مرشد عالم محبوب حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ

محترم حضرت مولانا محمد نعیم اختر فاروقی نقشبندی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! مزاج گرامی؟

آپ کی کتاب "پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں" کی طباعت کے لیے کچھ رقم ارسال کر رہا ہوں، لیکن یہ ضرور ملحوظ رہے کہ مذکورہ کتاب محض چھپوا کر تقسیم کر دینا اتنا اہم نہیں جس قدر کہ لوگوں میں اتباعِ سنت کا شوق بیدار کرنا ضروری ہے۔

اس دورِ فساد میں جبکہ عمومی طور پر دینی احکام سے غفلت پھیل چکی ہے، احیائے سنت کی اہمیت اور قدر و منزلت لوگوں کے ذہن میں بٹھانا اشد ضروری ہے۔ یہ احساس بیدار کیا جانا چاہیے کہ ہمارے تمام مسائل کا حل "سنت مرضیہ" کے احیاء و اتباع میں مضمر ہے۔

آج کل ہر کوئی کسی نہ کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہے۔ کوئی گھریلو معاملات سے پریشان ہے تو کوئی کاروباری معاملات سے بے چین ہے لیکن انہیں ان مسائل کا حل نہیں ملتا۔ حل نہ ملنے کی ایک ہی وجہ ہے وہ یہ کہ ہم نے صحیح رخ اور صحیح راستہ اختیار کرنے کی بجائے غلط طریقوں کو اپنانا شروع کر دیا۔۔۔۔ مسلمانوں کی فلاح اور کامیابی "تعلق باللہ" کی پختگی اور "اتباعِ سنت" میں پوشیدہ ہے جس سے عام طور پر پہلو تہی کی جا رہی ہے۔

اس لئے مسلمانوں کو بالعموم اور مریدین کو بالخصوص سمجھائیں کہ رسول پاک ﷺ کے مبارک طریقہ زندگی کو اپنائیں اور

زندگی کی پریشانیوں سے نجات پائیں۔

نیز انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں ہے بلکہ قرآن و سنت سے ماخوذ اہم مضامین اور طریقۂ نبوی پر مشتمل ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں ہے۔ قرآن کریم کے بعد سب سے مقدس چیز سنت رسول ﷺ ہی ہے۔

سب احباب سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی سنتِ نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی اتباعِ سنت کی دعوت دیں۔

اپنی دعاؤں میں مجھ ناچیز کو بھی یاد رکھیں فقط والسلام

سلیمان

لا اله الا هو الحى القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم

له ما فى السموت وما فى الارض من ذا الذى

يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم

وسع كرسيه السموت والارض

ولا يؤده حفظهما وهو العلى العظيم

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں زبان پر نہایت ہلکے ہیں، مگر میزان (تول) میں بہت بھاری ہیں (وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

Souleïman MOGALIA
Saint-Benoit BP38
Ile de la REUNION 97470



فرمانِ رسول ﷺ

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ
أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

جس نے اُمت کے بگاڑ کے وقت
میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا اُس
کے لیئے سو شہیدوں کا اجر ہے۔

ادارہ دعوت اسلام
جامعہ یوسفیہ بنوریہ
شمروز آباد سوسائٹی
کراچی